موصوف صفت قواعد



منجانب العلوم الدینیہ اکیڈمی

موصوف کی تعریف موصوف وہ ہے جسکی کوئی صفت بیان کی جائے آگے عام ہے وہ صفت اچھی ہو یا بری۔

اچھی صفت کی مثال **بسم اللہ الرحمن الرحیم**

بُری صفت کی مثال **اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم**

صفت کی تعریف صفت وہ لفظ ہوتا ہے جو موصوف کی اچھائی یا برائی کو بیان کرے۔

صفت کی اصطلاحی تعریف صفت اس تابع کو کہتے ہیں جو ایسے معنی پر دلالت کرے جو خود موصوف کے اندر پایا جائے یا موصوف کے متعلق کے اندر پایا جائے۔ اس تعریف سے معلوم ہوا کہ صفت دو قسم پر ہے:

صفت بحالہٖ۔ صفت بحال متعلقہٖ

حافظ محمد عباس قادری 03154596865

قاعدہ نمبر ۶ :

اسم اشارہ کے بعد الف لام والا اسم آجائے (جاری کلام میں) یہ بھی آپس میں موصوف صفت بنتے ہیں بشرطیکہ کسی اور ترکیب کا قرینہ نہ ہو

رب هذا البيت

قاعدہ نمبر ۷ :

اسم موصول سے پہلے الف لام والا اسم آجائے تو یہ بھی آپس میں موصوف صفت بنتے ہیں

هدى للمتقين الذين يؤمنون بالغيب

قاعدہ نمبر ۸ :

نکرہ کے بعد جار مجرور آجائے تو وہ آپس میں موصوف صفت بنتے ہیں بشرطیکہ وہ جار مجرور ما قبل اس نکرہ کے ساتھ یا کسی اور لفظ کے ساتھ متعلق نہ ہو۔

على رجل من القريتين عظيم ۔۔ معنیٰ في نفسها

قاعدہ نمبر ۹ :

'ذات' کے لفظ سے پہلے نکرہ آجائے تو یہ بھی عام طور پر موصوف صفت بنتے ہیں۔

كل صلوة ذات ركوع و سجود

قاعدہ نمبر ۱۰ :

ابن کا لفظ ماقبل کے لیئے صفت اور مابعد کے لیئے مضاف ہوتا ہے

احمد بن محمد بن حسن

فائدہ اگر پہلا اسم کسی کا نام ہو تو ابتدائے کلام میں وہ مبتدا خبر بن جائیں گے جیسے **زید قائم** اور اگر وہ دونوں اسم کان وغیرہ اور حروف مشبہ بالفعل کے بعد ہوں تو بعض مقامات میں دو الگ الگ خبریں بن جائینگے جیسے **ان الله غفور رحيم۔ كان الله غفورا رحيما**

قاعدہ نمبر ۳ :

تین یا چار یا پانچ اسموں پر الف لام آجائے پہلے کو موصوف اور باقی کو صفات بنائیں گے۔

هو الخالق البارئ المصور

قاعدہ نمبر ۴ :

نکرہ کے بعد فعل آجائے یہ بھی عام طور پر موصوف صفت بنتے ہیں بشرطیکہ وہ فعل جزاء کے مقام پر نہ ہو **كلمة تدل على معنى في نفسها** اگر نکرہ کے بعد فعل جزاء کے مقام میں ہو تو پھر موصوف صفت نہیں بنیں گے جیسے،

من بني الله مسجدا بنى الله له بيتا في الجنه

قاعدہ نمبر ۵ :

ایک اسم مضاف ہو ضمیر کی طرف اور اسکے بعد الف لام والا اسم آجائے تو یہ بھی بعض مقامات پر آپس میں موصوف صفت بنتے ہیں۔

سبحان ربي الاعلىٰ۔ سبحان ربي العظيم

صفت بحالہٖ کی تعریف صفت بحالہٖ جو اپنے موصوف کے حال کو بیان کرے جیسے،

الصراط المستقیم ایسا راستہ جو سیدھا ہے

صفت بحال متعلقہٖ کی تعریف جو خود موصوف کے حال کو بیان نہ کرے بلکہ اسکے متعلق کے حال کو بیان کرے جیسے،

القریۃ الظالم اھلھا

یہاں "الظالم" صفت ہے تو یہ موصوف کے حال کو بیان نہیں کر رہی بلکہ اصل بات یہ ہے کہ بستی خود تو ظالم نہیں ہے بلکہ اسکے رہنے والے ظالم ہیں۔

موصوف صفت قوانین

قاعدہ نمبر ۱:

دو اسم ہوں دونوں پر الف لام ہو یہ بھی عام طور موصوف صفت ہوں گے بشرطیکہ دونوں مفرد ہوں صریح ہوں یا تاویلی یا دونوں تثنیہ ہوں یا دونوں جمع ہوں معنی بھی ٹھیک ہو۔ معنی ٹھیک ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جو ترجمہ مبتدا، خبر کا ہے وہی ترجمہ موصوف صفت کا ہو سکے یعنی اس صفت کا حمل موصوف پر ہو سکے۔

الله الرحمن الرحیم

قاعدہ نمبر ۲:

دو اسم ہوں دونوں پر تنوین ہو تو یہ بھی عام طور پر موصوف بنتے ہیں بشرطیکہ پہلا اسم کسی کا نام نہ ہو اور وہ دونوں اسم کان وغیرہ اور حروف مشبہ بالفعل کے بعد نہ ہوں

فتحا مبینا

لائیں گے اور صفت بحال متعلقہ کا فاعل ظاہر ہو تو صفت بحال متعلقہ ہمیشہ واحد لائیں گے خواہ فاعل تثنیہ ہو یا جمع۔

- مررت برجل قاعد غلامه
- مررت برجلين قاعد غلامهما
- مررت برجال قاعد غلامهم
- مررت بامرأة قائم ابوها
- مررت برجل قائمة جاريته

فائدہ نمبر ۴: موصوف صفت کا اکثر اردو میں ترجمہ کرتے وقت ایسا جب موصوف مفرد مذکر ہو ایسی جب موصوف مفرد مؤنث ہو ایسے جب موصوف جمع مذکر کا صیغہ ہو کا لفظ آئیگا۔

جاءني رجل عالم میرے پاس ایسا آدمی آیا جو عالم ہے

فائدہ نمبر ۵: جب کوئی لفظ صفت ہو مضاف اور مضاف الیہ کے لئے تو اسکی صفت بننے کی تین صورتیں ہیں:

۱. کبھی وہ لفظ صفت مضاف اور مضاف الیہ دونوں کے مجموعے کے لئے ہوگا

جیسے **عبد القاهر بن عبد الرحمن**

۲. کبھی صرف مضاف کے لئے ہوگا

كلمات الله العليا

۳. اور کبھی صرف مضاف الیہ کے لئے ہوگا۔

غسل الاعضاء الثلاثة

موصوف صفت کے فوائد

فائدہ نمبر ۱: جب موصوف کی صفت صفت بحال متعلقہ ہو تو وہ صفت بحال متعلقہ کبھی فعل کا صیغہ ہوگی اور اسم فاعل یا اسم مفعول یا صفت مشبہ کا صیغہ ہو گی اور اسکا فاعل یا نائب فاعل ظاہر ہو گا.

فعل کی مثال۔ جاءني رجل اكرمني اخوه

اسم مفعول کی مثال۔ جاءني رجل مضروب غلامه

اسم فاعل کی مثال۔ جاءني رجل صالح ابوه

صفت مشبہ کی مثال۔ جاءني رجل كريم ابوه

فائدہ نمبر ۲: صفت بحالہ کی اپنے موصوف کے ساتھ دس چیزوں میں مطابقت ہوتی ہے۔ بیک وقت چار کا پایا جانا ضروری ہے۔ وہ دس چیزیں یہ ہیں: **واحد۔ تثنیہ۔ جمع۔ تذکیر و تانیث۔ تعریف و تنکیر۔ رفع نصب جر** یہ چار جوڑے ہیں ہر جوڑے میں سے ایک چیز دونوں میں یعنی صفت موصوف میں مطابقت کے وقت پائی جانی ضروری ہے۔

فائدہ نمبر ۳: صفت بحال متعلقہ یہ اپنے موصوف کے ساتھ پانچ چیزوں میں مطابقت رکھتی ہے تعریف و تنکیر۔ رفع نصب جر اور باقی پانچ تذکیر و تانیث۔ افراد تثنیہ جمع کے اندر مثل فعل کے ہے یعنی جس فعل کا فاعل مذکر یا مؤنث حقیقی ہو تو فعل کو بھی مذکر یا مؤنث لائیں گے جیسے **ضرب زید۔ قامت هند** اور اگر فعل کا فاعل ظاہر ہو تو فعل کو ہمیشہ واحد لایا جائیگا خواہ فاعل تثنیہ ہو یا جمع۔ اسی طرح صفت بحال متعلقہ کا فاعل مذکر یا مؤنث ہو تو صفت بحال متعلقہ کو بھی مذکر یا مؤنث

قاعدہ نمبر ۱۱ : **مِن بیانیۃ** سے پہلے نکرہ آجائے تو نکرہ موصوف بنے گا اور من بیانیہ ظرف مستقر کے مقام میں اسکی صفت بنے گا۔

ولا یحیطون بشیء من علمه

قاعدہ نمبر ۱۲ : ایک اسم مضاف ہو ضمیر کی طرف اسکے بعد اسم موصول آجائے تو یہ آپس میں موصوف صفت بنتے ہیں۔ **امهٰتکم التی ارضعنکم**

قاعدہ نمبر ۱۳ : نکرہ کے بعد **غیر** کا لفظ آجائے تو یہ آپس میں موصوف صفت بنتے ہیں

انه عمل غیر صالح

قاعدہ نمبر ۱۴ : ایک اسم مضاف ہو ضمیر کی طرف اور اسکے بعد اسم اشارہ آجائے تو یہ بھی بعض مقامات پر موصوف صفت بنتے ہیں **من سفرنا هذا نصبا**

قاعدہ نمبر ۱۵ : حرف لبول کر اس سے مراد حرف کا لفظ ہی لیا جائے اور اسکے بعد الف لام والا اسم آجائے یہ آپس میں موصوف صفت بنتے ہیں بشرطیکہ موصوف صفت والا معنی ٹھیک ہو۔

ما ولا المشبهتان بلیس

مضاف اور مضاف الیہ کے قوائد

عربی کلام میں مضاف اور مضاف الیہ کو پہچاننے کی بہت سی علامات ہیں جن کا ذکر درج ذیل ہے۔

قاعدہ نمبر ۱: دو اسم ہوں پہلے اسم پر الف لام نہ ہو دوسرے پر الف لام ہو تو یہ عام طور پر مضاف اور مضاف الیہ بنتے ہیں بشرطیکہ پہلا اسم کسی کا نام نہ ہو، اسم اشارہ اور اسم ضمیر بھی نہ ہو۔ مثال، **رب العالمین، کتاب الطهارة، رياض الصالحين**

قاعدہ نمبر ۲: دنیا میں کوئی بھی اسم ہو اسکے بعد ضمیر آجائے یہ آپس میں مضاف اور مضاف الیہ بنتے ہیں۔

مثال، **على قلوبهم وعلى سمعهم**

شرح جامی کے خطبہ میں ہے:

الحمد لوليه والصلوة على نبيه

قاعدہ نمبر ۳: تین اسم ہوں پہلے دو اسموں پر الف لام نہ ہو تیسری جگہ الف لام آجائے تو وہ بھی آپس میں مضاف اور مضاف الیہ بنتے ہیں۔ مثال، **من ورقة جنت النعيم، سلطان علماء الشرق**

قائدہ نمبر ۱۴:

نام سے پہلے بغیر الف لام کے کوئی اسم آجائے یہ بھی آپس میں مضاف اور مضاف الیہ بنتے ہیں بشرطیکہ وہ پہلا اسم نکرہ ہو۔ مثال؛

رب موسی وهارون

قائدہ نمبر ۱۵:

نام سے پہلے دو اسم بغیر الف لام کے ہوں یہ بھی آپس میں مضاف اور مضاف الیہ بنتے ہیں۔ مثال؛

خلف رسول الله

قائدہ نمبر ۱۶:

نام سے پہلے تین اسم بغیر الف لام کے ہوں تو بھی آپس میں مضاف اور مضاف الیہ ہونگے مثال؛

باب قيام شهر رمضان

قائدہ نمبر ۱۷:

تین سے لے کر دس تک یہ عدد ہمیشہ ما بعد اسم کی طرف مضاف ہوتے ہیں اور وہ اسم ان کی تمییز بنتا ہے۔ اور اسی طرح مأة اور الف کا عدد خواہ مفرد ہو یا تثنیہ یہ ہمیشہ اپنی تمییز کی طرف مضاف ہوتے ہیں۔ مثال؛

سبعة ايام ، مأة عام

قائدہ نمبر ۱۸:

کسور اکثر مضاف ہوتی ہیں مثلاً نصف۔ ثلث۔ ربع وغیرہ بشرطیکہ بغیر الف لام کے ہوں۔ کل کسریں نو ہیں: نصف۔ ثلث۔ ربع۔ خمس۔ سدس۔ سبع۔ ثمن۔ تسع۔ عشر مثال؛

نصف النهار، ثلث الليل

قائدہ نمبر۹ : اسم اشارہ سے پہلے بغیر الف لام کے کوئی اسم آ جائے یہ بھی عام طور مضاف اور مضاف الیہ بنتے ہیں بشرطیکہ پہلا اسم نکرہ ہو۔ مثال،

اللهم رب هذه الدعوة التامة

قائدہ نمبر ۱۰ : اسم اشارہ سے پہلے بغیر الف لام کے دو اسم آ جائیں تو یہ بھی عام طور پر مضاف اور مضاف الیہ بنتے ہیں۔ مثال،

تزئين ديباجه هذا الكتب

قائدہ نمبر۱۱ : اسم اشارہ سے پہلے بغیر الف لام کے تین اسم آ جائیں تو یہ بھی مضاف اور مضاف الیہ بنتے ہیں۔ مثال،

بيان اعتبار صفة ذلك الجزء

قائدہ نمبر ۱۲ : اسم موصول سے پہلے بغیر الف لام کے کوئی اسم آ جائے تو یہ بھی آپس میں مضاف اور مضاف الیہ بنتے ہیں۔ مثال، **صراط الذين انعمت عليهم**

قائدہ نمبر ۱۳ : اسم موصول سے پہلے دو اسم بغیر الف لام کے آ جائیں تو یہ آپس میں مضاف اور مضاف الیہ بنتے ہیں۔ مثال،

مثل ايام الذين خلوا من قبلكم

منجانب العلوم الدینیہ اکیڈمی

قائدہ نمبر۴ :
تین اسم ہوں پہلے دو اسموں کے اوپر الف لام نہ ہو تیسری جگہ ضمیر آ جائے تو وہ بھی آپس میں مضاف اور مضاف الیہ بنتے ہیں۔ مثال، **لقاء يومكم هذا، كلمة ربك، غسل وجهه**

قائدہ نمبر۵ :
چار اسم ہوں پہلے تین اسموں پر الف لام نہ ہو چوتھے اسم پر الف لام آ جائے تو یہ آپس میں مضاف اور مضاف الیہ بنتے ہیں۔ مثال،

حمامة جرعى حومة الجندل

قائدہ نمبر۶ :
چار اسم ہوں پہلے تین اسموں پر الف لام نہ ہو چوتھی جگہ ضمیر آ جائے تو یہ آپس میں مضاف اور مضاف الیہ بنتے ہیں۔ مثال،

كيفية تركيب بعضها مع بعض

قائدہ نمبر۷ :
پانچ اسم ہوں پہلے چار اسموں پر الف لام نہ ہو پانچویں پر الف لام آ جائے تو یہ بھی آپس میں مضاف اور مضاف الیہ بنتے ہیں۔ مثال،

سبب نفس وجوب صلوة الظهر

قائدہ نمبر۸ :
پانچ اسم ہوں پہلے چار اسموں پر الف لام نہ ہو پانچویں جگہ ضمیر آ جائے تو یہ مضاف اور مضاف الیہ ہیں

مثال، **جميع مدة انقطاع رؤيتي**

بھی آپس میں مضاف اور مضاف الیہ بنتے ہیں۔ مثال،
خبر ان۔ اسم ان۔ خبر لا

قاعدہ نمبر ۲۵: حرف بول کر لفظ مراد لیا جائے اور اس سے پہلے بغیر الف لام کے دو اسم آ جائیں تو یہ بھی آپس میں مضاف اور مضاف الیہ بنتے ہیں۔ مثال،
نعت اسم لا مبني

قاعدہ نمبر ۲۶: حرف بول کر اس سے حرف کا لفظ مراد لیا جائے (نہ کہ معنی) اور اس سے پہلے بغیر الف لام کے تین اسم آ جائیں تو یہ بھی آپس میں مضاف اور مضاف الیہ بنتے ہیں۔ مثال،
في مواقع استعمال كلمة إلى

قاعدہ نمبر ۲۷: حرف بول کر اس سے حرف کا لفظ مراد لیا جائے (نہ کہ معنی) اور اس سے پہلے بغیر الف لام کے چار اسم آ جائیں تو یہ بھی آپس میں مضاف اور مضاف الیہ بنتے ہیں۔ مثال،
بيان مواضع استعمال كلمة حتى

قاعدہ نمبر ۲۸: جہاں فعل بول کر اس سے مراد فعل یا جملہ کا لفظ ہی لیا جائے (نہ کہ معنی) اور اس سے پہلے بغیر الف لام کے کوئی اسم آ جائے تو وہ آپس میں مضاف اور مضاف الیہ بنتے ہیں۔
من باب علمت

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل ای العمل افضل فقال ایمان باللہ و رسولہ قیل ثم ماذا قال الجهاد في سبيل الله قيل ثم ماذا قال حج مبرور

اس حدیث مبارکہ کی سند میں پانچ مرتبہ ابن کا لفظ ذکر ہے اور چار مرتبہ یہ ابن کا لفظ علمین یعنی دو ناموں کے درمیان واقع ہوا ہے لہٰذا ابن کا لفظ ماقبل نام کے لیئے صفت بنے گا اور جو اعراب ماقبل نام کا ہے وہی اعراب ابن کا ہوگا اور ابن مابعد نام کی طرف مضاف ہوگا۔

قاعدہ نمبر ۲۱:

فا اور من سے پہلے کوئی اسم آجائے تو وہ بھی مضاف اور مضاف الیہ بنتے ہیں۔ مثال،

جزاء من تزکی

قاعدہ نمبر ۲۲:

عدد سے پہلے ایک اسم بغیر الف لام کے آجائے تو یہ بھی آپس میں مضاف اور مضاف الیہ بنتے ہیں: **قدر ثلث اصابع الرجل**

قاعدہ نمبر ۲۳:

اسی طرح عدد سے پہلے دو اسم بغیر الف لام کے آجائیں وہ بھی آپس میں مضاف اور مضاف الیہ بنتے ہیں۔ مثال، **علی رأس کل مأة سنه**

قاعدہ نمبر ۲۴:

حرف بول کر لفظ مراد لیا جائے۔ اور اس سے پہلے بغیر الف لام کے کوئی اسم آجائے تو یہ۔

قائدہ نمبر ۱۹ : کچھ الفاظ جو اکثر مضاف ہوتے ہیں:

کل۔ بعض۔ قبل۔ مع۔ بین۔ قدام۔ خلف۔
فوق۔ تحت۔ دون۔ نحو۔ مثل۔ غیر۔
اولو۔ ذو۔ عند

قاعدہ نمبر ۲۰ : ابن۔ ابنۃ کا لفظ علمین کے درمیان

واقع ہو تو وہ ماقبل کے لئے صفت بنتا ہے اور مابعد کی طرف مضاف ہوتا ہے بشرطیکہ علمین قول قائل کے لئے مقولہ نہ ہوں کیونکہ وہ علمین اگر قول قائل کے لئے مقولہ ہوئے تو پھر وہ مبتداء خبر بن سکتے ہیں یعنی پہلا علم مبتداء بن جائیگا اور ابن مضاف اپنے مابعد علم مضاف الیہ سے مل کر خبر بن جائیگا۔ مثال:

وقالت الیھود عزیرٌ بن اللّٰہ

اب یہاں علمین (عزیر بن اللہ) قول یہود کے لئے مقولہ بن رہے ہیں اسلئے ایک قرأت کے مطابق جو قرآن کریم میں لکھی ہوئی ہے (پہلے علم یعنی عزیر پر تنوین پڑھنا) عزیر مبتداء بن جائے گا اور بن مضاف جبکہ اسم جلالت مضاف الیہ سے مل کر اسکی خبر بن جائیگا اور مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مقولہ یا مفعول بہ ہو جائیگا قالت کے لئے۔ قالت فعل، الیھود فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

مطابق مثال حدیث مبارکہ سے:

حدثنا احمد بن یونس و موسی بن اسماعیل قالا حدثنا ابراھیم بن سعد قال حدثنا ابن شھاب عن سعید بن المسیب عن ابی ھریرۃ

فائدہ نمبر ۲ : اگر ایک عبارت میں متعدد مضاف اور مضاف الیہ ایک ساتھ آجائیں تو ترجمہ عام طور پر آخری مضاف الیہ سے شروع کرینگے اور ترجمہ کو صحیح اور بامحاورہ بنانے کے لیئے کسی مضاف الیہ کے ترجمہ میں **کا** اور کسی مضاف الیہ کے ترجمہ میں **کے** اور کسی مضاف الیہ کے ترجمہ میں **کی** اور کسی مضاف الیہ کے ترجمہ میں **کو** کے الفاظ لائیں گے جیسے **خزائن رحمة ربي** اب اس مثال کا ترجمہ آخری مضاف الیہ سے شروع کرینگے

میرے رب کی رحمت کے خزانے

فائدہ نمبر ۳ : بعض الفاظ میں مضاف الیہ کے ترجمہ میں کا۔کی۔کے وغیرہ کے الفاظ نہیں آئینگے

جیسے **ذو۔ اولو۔ سائر۔ اصحاب**

ذو القوة المتين قوت والا

اولو الالباب عقل والے

اصحاب الجنة جنت والے

على سائر المسلمين تمام مسلمانوں پر

فائدہ نمبر ۴ : کچھ الفاظ ایسے ہیں جن کا ترجمہ مضاف سے شروع کرینگے مثلاً **کل**

جیسے کہا جائے کل نفس ہر نفس

تین سے لے کر دس تک عدد اپنی تمیز کی طرف مضاف ہوتا ہے لہٰذا ترجمہ مضاف سے شروع کرینگے جیسے

ثلثة ايام تین دن

مضاف اور مضاف الیہ

فوائد

منجانب العلوم الدینیہ اکیڈمی

فائدہ نمبر ۱: اردو کے اندر ترجمہ مضاف الیہ سے شروع کرینگے
اور مضاف الیہ کے ترجمہ میں **کا - کے - کی**
کا لفظ آئیگا

کا تب آئیگا جب مضاف مذکر ہو جیسے عبداللہ **اللہ کا بندہ**

کی تب آئیگا جب مضاف مؤنث ہو جیسے مریم بنت عمران **مریم عمران کی بیٹی**

اور اگر مضاف جمع مذکر کا صیغہ ہو تو پھر مضاف الیہ کے ترجمہ میں **کے**
کا لفظ آئیگا جیسے قلوبہم **ان کے دل**

اگر مضاف جمع مؤنث کا صیغہ ہو تو پھر **کی** کا لفظ آئیگا جیسے علی ابصارھم
ان کی آنکھوں پر

اور اگر مضاف الیہ ضمیر متکلم یا مخاطب کی ہو تو پھر مضاف الیہ کے ترجمہ
میں **را - ری - رے** آتا ہے۔ ربک تیرا رب ابنتی میری بیٹی
ابناونا ہمارے بیٹے

کبھی مضاف الیہ کے ترجمہ میں **کو** کا لفظ آئیگا جیسے **لا یجوز للولی**
اجبار البکر البالغۃ العاقلۃ نہیں ہے جائز ولی کے لئے باکرہ
بالغہ عاقلہ کو (نکاح کے لئے) مجبور کرنا

حافظ محمد عباس قادری

قاعدہ نمبر ۲۹ :

جہاں فعل یا جملہ بول کر اس سے مراد فعل یا جملہ کا لفظ ہی لیا جائے نہ کہ معنی اور اس سے پہلے بغیر الف لام کے دو اسم آجائیں تو وہ بھی آپس میں مضاف اور مضاف الیہ بنتے ہیں۔ مثال، **بخلاف باب اعطیت**

قاعدہ نمبر ۳۰ :

اور کبھی لفظ 'ابن' کا ماقبل غیر معرف باللام ہو تو وہ مضاف ہوتا ہے۔ مثال،

کل کلام ابن آدم علیه لا له الامر بمعروف ونهی عن المنکر او ذکر الله

قاعدہ نمبر ۳۱ :

لفظ 'کُل' سے پہلے بغیر الف لام کے کوئی اسم آجائے تو یہ عام طور پر مضاف اور مضاف الیہ بنتے ہیں۔ مثال، **فتحنا علیهم ابواب کل شیٔ**

قاعدہ نمبر ۳۲ :

بعض مقامات میں اَنَّ سے پہلے بغیر الف لام کے کوئی اسم آجائے تو اَنَّ اپنے اسم و خبر سے مل کر بتاویل مفرد ہو کر ماقبل کے لیئے مضاف الیہ بنتا ہے۔

مثال، **بتخییل أن کتابه هذا**

قاعدہ نمبر ۳۳ :

اسی طرح اَنَّ مع الفعل سے پہلے بغیر الف لام کے کوئی اسم آجائے تو اَن مع الفعل بتاویل مصدر ہو کر ماقبل کے لیئے مضاف الیہ بنے گا۔ مثال،

من بعد أن اظفرکم علیهم



جملہ اسمیہ کی علامات

جملہ اسمیہ کی علامات دو قسم پر ہیں : ۱- علامات عامہ ۲- علامات خاصّہ

علاماتِ عامہ : جملہ اسمیہ کی علامات چار ہیں :

۱۔ جس سے بات شروع ہو وہ مبتداء ہے اور جس پر بات تام ہو وہ خبر ہے جیسے **الذین یؤمنون بالغیب** سے بات شروع ہے جو کہ مبتداء ہے اور **اولئک علی ھدی ـــ الخ** پر بات تام ہے جو خبر ہے۔

۲۔ جس کے بارے میں بات کی جا رہی ہو وہ مبتداء ہے اور جو بات ہو رہی ہو وہ خبر ہے جیسے

المدرسةُ طویلة اس مثال کے اندر المدرسة مبتداء ہے کہ اسکے بارے میں طوالت والی بات ہو رہی ہے اور طویلة اسکے لیئے خبر ہے جو کہ بات ہے۔

۳۔ مبتداء اکثر ذات اور خبر ذات مع الوصف ہوتی ہے جیسے **زیدٌ قائمٌ** میں زیدٌ ذات ہے جو مبتداء ہے اور قائمٌ خبر ہے جو ذات مع الوصف ہے۔

فائدہ نمبر ۸ : کبھی مضاف الیہ کو حذف کرکے اس کے عوض الف لام لاتے ہیں جیسے

ومن خواصه دخول اللام أي لام التعريف

کبھی مضاف الیہ کے عوض مضاف کے آخر میں تنوین لاتے ہیں جیسے **يومئذ** اور کبھی مضاف الیہ کو حذف کرکے مضاف کو مبنی بر ضمہ کر دیتے ہیں جیسے **لله الامر من قبل و من بعد** جبکہ اصل عبارت یوں ہے **من قبل كل شيء و من بعد كل شيء**

فائدہ نمبر ۹ : لفظ **نحو** جب مثال کے مقام میں استعمال ہو تو ماقبل مبتداء **مثاله**. **مثالها** کیلئے خبر بنتا ہے اور مابعد کی طرف مضاف ہوتا ہے۔

فاجتنبوا الرجس من الأوثان

منجانب

العلوم الدینیہ اکیڈمی

حافظ محمد عباس قادری

03154596865

فائدہ نمبر ۵ : لفظ **یوم** بھی مضاف واقع ہوتا ہے اور کبھی اس کا مضاف الیہ جملہ واقع ہوتا ہے جیسے **یوم ینفع الصدقین۔ یومئذ**

فائدہ نمبر ۶ : کبھی صفت کی اضافت موصوف کی طرف ہوتی ہے

بکریم خطابه اي **الخطاب الكريم**

اور کبھی موصوف کی اضافت صفت کی طرف ہوتی ہے

بروح القدس یعنی ایسی روح جو پاکیزہ ہے

فائدہ نمبر ۷ : اگر مضاف مضاف الیہ اور موصوف صفت کی علامات میں سے کوئی علامت نہ پائی جائے تو وہاں ترجمہ کرکے دیکھا جائیگا کہ مضاف مضاف الیہ والا ترجمہ ٹھیک ہے یا موصوف صفت والا۔ اگر مضاف مضاف الیہ والا ترجمہ ٹھیک ہے تو مضاف مضاف الیہ بنایا جائیگا ورنہ موصوف صفت مانا جائیگا۔ مثال؛

صیغة مرفوع منفصل مرفوع منفصل کا صیغہ اب صیغہ مرفوع کے درمیان مضاف مضاف الیہ کا ترجمہ ٹھیک ہے تو اسکو مضاف مضاف الیہ بنالیں اور مرفوع منفصل کے درمیان موصوف صفت والا ترجمہ ٹھیک ہے تو اسکو موصوف صفت بنایا جائے۔ مثال؛

لَومَةَ لائِم

یہاں بھی بظاہر کوئی علامت نہیں لیکن مضاف مضاف الیہ والا ترجمہ ٹھیک ہے یعنی ملامت کرنے والے کی ملامت اسلئے اس کو مضاف اور مضاف الیہ بنائیں گے۔

۷ چند اسماء ایسے ہیں جب ان کے بعد اسم مرفوع آ جائے تو وہ مبتداء بنتے ہیں؛

اذما۔ اذا ما۔ حیثما۔ بین۔ بینما
کیف۔ متی۔ مهما۔ این۔ اینما

جیسے مثال کے طور پر،

بینما نحن نتکلم میں نحن مبتداء اور نتکلم جملہ فعلیہ اسکی خبر ہے۔

۸ لفظ بول کر لفظ مراد ہو جیسے **ضَرَبَ فعلٌ ماضي أي هذا اللفظُ فعل ماض**

اس مثال میں **ضرب** جس سے لفظ مراد ہے مبتداء ہے اور فعل ماضي موصوف صفت اسکے لئے خبر ہے۔

۹ افعال مدح و ذم کے فاعل کے بعد جب کوئی اسم مرفوع آ جائے تو یہ مبتداء محذوف کے لئے خبر بنے گا جیسے **نعم الرجلُ زيدٌ**

اس مثال میں زیدٌ خبر ہے هو مبتداء محذوف کے لئے۔

۱۰ جملہ ابتداء میں آ جائے اور اس پر حروف مصدریہ **اَنْ۔ اَنَّ۔ ما۔ كيْ۔ لَوْ** میں سے کوئی حرف داخل ہو اور اسکے بعد اسم مرفوع آ جائے جیسے **أن تصوموا خير لکم** اس مثال میں **ان تصوموا** کو **صیامکم** کی تاویل میں کر کہ مبتداء کہا جائے گا جبکہ **خیر لکم** اسکے لئے خبر ہے۔

حافظ محمد عباس قادری

۳ کوئی اسم مضاف ہو معرف باللام کی طرف اسکے بعد نکرہ یا فعل یا جار مجرور آ جائے

حب الدنیا رأس کل خطیئۃ

اس مثال میں حب الدنیا مضاف مضاف الیہ مل کر مبتداء جبکہ رأس کل خطیئۃ نکرہ اسکے لیئے خبر ہے۔

عبد اللہ یبیع کے اندر عبد اللہ مبتداء ہے جبکہ یبیع فعل فاعل مل کر اسکے لیئے خبر ہے۔

عبد اللہ فی الدار اس مثال میں عبد اللہ مبتداء اور فی الدار جار مجرور اپنے متعلق سے مل کر اسکے لیئے خبر ہے۔

۴ اسم اشارہ کے بعد غیر معرف باللام یا فعل یا جار مجرور آ جائے جیسے **ھذا رجل۔ ھذا ثبت۔ ھذا فی الدار**

ان تینوں مثالوں میں ھذا اسم اشارہ مبتداء ہے اور مابعد جو کہ غیر معرف باللام، فعل اور جار مجرور ہیں اسکے لیئے خبر ہیں۔

۵ عَلَم کے بعد نکرہ، فعل یا جار مجرور آ جائے جیسے، **زید قائم۔ زید ثبت۔ زید فی الدار** ان تینوں مثالوں میں زید عَلَم مبتداء اور مابعد غیر معرف باللام، فعل اور جار مجرور اسکے لیئے خبر ہیں۔

۶ حروف مشبہ بالفعل کے ساتھ جب **ما کافہ** لاحق ہو اور اسکے بعد اسم مرفوع ہو **انما الھکم الہ واحد** اس مثال میں الھکم مبتداء ہے اور الہ واحد موصوف صفت مل کر اسکے لیئے خبر ہے۔

۴۔ مبتداء کے اردو ترجمہ میں سکون آتا ہے اور خبر کے اردو ترجمہ میں "ہے۔ہیں۔ہیں۔ہوں۔ تھا" وغیرہ جیسے الفاظ آتے ہیں۔

- **زید قائم** زید کھڑا ہے
- **ما زید بقائم** زید کھڑا نہیں ہے
- **کان زید قائما** زید کھڑا تھا
- **هم قائمون** وہ کھڑے ہیں

علامات خاصہ : جملہ اسمیہ کی علامات خاصہ بائیس ۲۲ ہیں:

۱۔ ابتداء کلام میں ضمیر مرفوع منفصل آجائے تو مبتدا بنے گا لیکن اسکی شرط یہ ہے کہ اسکے بعد واؤ نہ ہو۔ اگر واؤ ہوگا تو ماقبل کے لیئے تاکید بنے گی جیسے(**اسکن انت و زوجك** اتفاقی مثال)

هم المفلحون یہاں **هم** ضمیر مرفوع منفصل مبتداء ہے اور **المفلحون** اسکی خبر ہے۔

۲۔ ابتداء میں معرف باللام آجائے اسکے بعد نکرہ یا فعل یا جار مجرور آجائے

القرآن حجة اس مثال میں القرآن معرف باللام مبتداء ہے اور حجة نکرہ اسکے لئے خبر ہے۔

البیع ینعقد اس مثال میں البیع معرف باللام مبتداء ہے اور ینعقد فعل با فاعل اسکے لئے خبر ہے۔

الحمد لله اس میں الحمد معرف باللام مبتداء اور لله جار مجرور ثابتٌ کے ساتھ متعلق ہو کر اسکے لئے خبر ہے۔

پہلی مثال میں مَا نافیہ ہے لهم جار مجرور ثابتٌ سے متعلق ہو کر خبر مقدم اور مِن زائدہ ہے جبکہ نصرین مبتداء ہے جو تقدیرًا مرفوع ہے۔ دوسری مثال کی ترکیب بھی اسی طرح ہے۔

17 حروف مشبہ بالفعل یا لائے نفی جنس یا مَا و لَا مشابہ بلیسَ جب کسی اسم پر داخل ہوں تو وہ ان حروف کے لیئے اسم بنے گا جو کہ اصل میں مبتداء ہوتا ہے اور ما بعد اسکے لیئے خبر بنے گی جیسے،

اِنَّ اللہ غفورٌ رحیم

اِنَّ حروف مشبہ بالفعل، **اللہ** اسم جلالت شریف اِنَّ کے لیئے اسم ہوا جو کہ اصل میں مبتداء تھا **غفور** خبر اول **رحیم** خبر ثانی۔ حرف مشبہ بالفعل اپنے اسم اور دونوں خبروں سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مَا زیدٌ قائما

اس مثال میں **مَا** مشابہ بلیسَ ہے **زید** اسکے لیئے اسم ہے جو کہ اصل میں مبتداء تھا **قائما** اسکے لیئے خبر ہے اور یہ جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

لا ریبَ فیہ

لَا لائے نفی جنس ہے **ریب** اسکے لیئے اسم ہے جو کہ اصل میں مبتداء تھا **فیہ** جار مجرور موجودٌ سے متعلق ہو کر اسکے لیئے خبر ہے۔ لائے نفی جنس اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ ہوا۔

۱۴ لفظ **أمّا** جب اسم مرفوع پر داخل ہو اور اسکے بعد **فاء** آجائے تو یہ اسم مرفوع مبتداء بنے گا جیسے،

امّا المقدمةُ ففي المَبادي

اس مثال میں المقدمة مبتداء ہے اور في المبادي جار مجرور ثابتٌ سے متعلق ہو کر شبہ جملہ ہو کر اسکے لئے خبر بنے گا

۱۵ جار مجرور کے بعد نکرہ یا اسم موصول آجائے تو یہ خبر مقدم اور مابعد اسکے لئے مبتداء مؤخر بنے گا جیسے،

في الدار رجلٌ اس مثال میں في الدار جار مجرور ثابتٌ سے متعلق ہو کر خبر مقدم اور رجل نکرہ مبتداء مؤخر ہو گا۔

له ما في السمٰوٰت یہاں له جار مجرور ثابتٌ سے مل کر خبر مقدم، مَا موصولہ ہے في السمٰوٰت جار مجرور ثَبَتَ فعل سے متعلق ہوا، ثَبَتَ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر صلہ ہوا، موصول صلہ مل کر مبتداء مؤخر ہے

۱۶ **مَانافية** کے بعد دو یا تین جار مجرور آجائیں لیکن شرط یہ ہے کہ ان میں سے ایک **مِنْ** کے ساتھ مستعمل ہو جیسے،

مالهم من نٰصرين - ما لهم من الله من واق

۱۱ معرف اور نکرہ جہاں بھی آجائے تو معرف ہمیشہ مبتداء اور نکرہ اسکے لئے خبر بنے گی جیسے،

الكلمة لفظ وُضِعَ ... الخ

اس مثال کے اندر **الكلمة** مبتداء ہے اور **لفظ وضع ... الخ** اسکے لئے خبر ہے۔

۱۲ لفظ **نحو۔ کاف مثلیة** یہ جہاں بھی آجائیں تو وہ مبتداء محذوف کے لئے خبر بنیں گے جیسے،

نحو زيد أي مثالُهُ نحوُ زيدٍ

اس مثال میں،

مثاله مبتداء اور **نحو زيد** خبر ہے

كالسّمك أي مثاله كالسّمك

یہاں **مثاله** مبتداء اور **كالسّمك** جار مجرور ثابتٌ سے متعلق ہو کر شبہ جملہ ہو کر اسکے لئے خبر ہے۔

۱۳ لفظ **سوآء** جہاں بھی آجائے یہ خبر مقدم اور مابعد جملہ بتاویل مصدر اسکے لئے مبتداء موخر بنے گا۔

سوآء عليهم ءانذرتهم

اس مثال میں **سوآء عليهم** خبر مقدم ہے اور مابعد بتاویل مصدر ہو کر **انذارك** مبتداء موخر بنے گا۔



نحو کے ترکیبی قوائد



العلوم الدینیہ اکیڈمی

(۱) نکرہ کے بعد معرفہ آجائے تو نکرہ کو مضاف اور معرفہ کو مضاف الیہ بناتے ہیں جیسے **ولدُ زیدٍ**

(۲) نکرہ کے بعد جملہ آجائے تو نکرہ کو موصوف اور جملہ کو صفت بناتے ہیں جیسے **جاء رجلٌ یقرءُ کتابًا**

(۳) معرفہ کے بعد جملہ آجائے تو معرفہ کو مبتداء اور جملہ کو خبر بناتے ہیں جیسے **هي تدخل علی المبتداءِ والخبرِ**

(۴) اگر دو نکرہ اکٹھے آجائیں تو پہلے نکرہ کو موصوف اور دوسرے کو صفت بناتے ہیں جیسے **رجلٌ عالمٌ**

(۵) اگر دو معرفہ اکٹھے آجائیں تو دیکھا جائیگا مفہوم مکمل ہو رہا ہے کہ نہیں۔ اگر مفہوم مکمل ہو رہا ہے تو مبتداء خبر والی ترکیب ہو گی اور اگر مفہوم مکمل نہ ہو رہا ہو تو موصوف صفت والی ترکیب ہو گی جیسے، **زیدُ القائمُ ۔ النوعُ الاولُ**

(۶) معرفہ کے بعد نکرہ آجائے تو معرفہ کو مبتداء اور نکرہ کو خبر بناتے ہیں۔ جیسے، **اللهُ ربٌّ**

۲۱ فاء جزائیة جب اسم مرفوع پر داخل ہو تو یہ مبتداء بنے گا

من صلی قائما فھو علی اصلہ

اس مثال میں **ھو** ضمیر مبتداء اور **علی اصلہ** ثابتٌ سے متعلق ہو کر خبر ہے۔

۲۲ جہاں **مَن۔ مَا استفھامیة** آجائے تو یہ مبتداء بنتے ہیں۔

مَن ابوکَ۔ مَا اضربہ

اس مثال میں مَنْ۔مَا مبتداء ہیں اور ان کا مابعد خبر ہے۔

۱۸ **مَا۔ اِلَّا** ان کے درمیان جب کوئی اسم مرفوع واقع ہو تو مبتدا،
بنے گا جیسے،

ما محمد الا رسول

یہاں **محمد** مبتدا، اور **رسول** اسکے لیئے خبر ہے۔

۱۹ **اِنْ۔ اِلَّا** کے درمیان جب کوئی اسم مرفوع آ جائے تو مبتدا،
بنے گا جیسے،

اِنْ امهتهم اِلَّا الّٰئِیْ ولدنهم

اس مثال میں **امهتهم** مبتدا ہے اور **الّٰئی** اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر
اسکے لیئے خبر ہے۔

اِنْ۔ لَمَّا (بمعنی اِلَّا) ان کے درمیان کوئی اسم مرفوع واقع ہو جیسے،

ان کل لما جمیع

۲۰ **مَنْ شرطیة** جب فعل لازم یا فعل متعدی پر داخل
ہو بشرطیکہ فعل متعدی کا مفعول مذکور ہو تو مَن شرطیہ مبتدا، بنے گا

من عمل صالحا فلنفسه

مَن شرطیہ مبتدا، اور **عمل صالحا** فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر
مبتدا، کے لیئے خبر بنے گا۔

(۱۳) **مَا اَفْعَلَهٗ** میں **مَا** بمعنی **اَيُّ شَيْءٍ** ہو کر مبتداء اور **اَفْعَلَ** فعل اسکے اندر ھو ضمیر فاعل **ہٗ** مفعول بہ، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا اور خبر بنا، مبتداء اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

اَفْعِلْ بِهٖ لفظًا تو امر کا صیغہ ہے لیکن معنًی ماضی کا ہے۔ **اَفْعِلْ** فعل **باء** زائدہ **ھاء** ضمیر اسکا فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

(۱۴) معرفہ کے بعد جار مجرور اور اسماء ظرف آجائے تو اپنے متعلق محذوف کے اعتبار سے خبر بنتے ہیں

الطائر تحت الشجرة

(۱۵) فعل ناقص اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بنتا ہے

کان بکرٌ عالمًا

(۱۶) فعل مقاربہ اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ انشائیہ بنتا ہے

کاد زیدٌ یجیءُ

(۱۷) اسم فعل اپنے فاعل قائم مقام خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ بنتا ہے

ھیھات خالدٌ

(۱۸) شبہ فعل (اسم فاعل۔ اسم مفعول۔ صفت مشبہ۔ اسم تفضیل) ہمیشہ اسکے مرفوع (ضمیر مستتر یا اسم ظاہر) کے ساتھ ملا کر ترکیب میں لیتے ہیں۔

ما قائم زید قیاما ۔ أ منصورٌ زید نصرا

۸. اسم اشارہ کو مبتداء اور معرف باللام کو خبر بناتے ہیں جیسے،

هذا مبتداء **القلم** خبر

۹. اسم اشارہ کے بعد نکرہ آ جائے تو اسم اشارہ کو مبتداء اور نکرہ کو خبر بناتے ہیں جیسے،

هذا رجل

۱۰. اسم موصول اپنے صلہ سے مل کر کبھی فاعل بنتا ہے جیسے

بلغني أنّ زيدا عالمٌ

کبھی مبتداء، کبھی خبر کبھی مضاف الیہ مجرور بنتا ہے۔

۱۱. ظرف اور جار مجرور اپنے متعلق محذوف کے اعتبار سے خبر، صفت اور حال بنتے ہیں جیسے

السماء فوقنا۔ زيد على السقف۔ رايت نهرا تحت الشجرة۔ رايت كوكبا في السماء

۱۲. فعل مدح و ذم آجائیں تو وہاں دو ترکیبیں ہونگی،

۱. فعل مدح اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہو کر خبر مقدم اور مخصوص بمدح کو مبتداء مؤخر بنائیں گے تو خبر مقدم اور مبتداء مؤخر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ بن جاتا ہے

نِعمَ الرجلُ زيدٌ

۲. فعل مدح یا فعل ذم اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا اور مخصوص بمدح کو خبر بنایا جائے اور اس میں هو ضمیر محذوف کو مبتداء مانا جائے

نعم الرجلُ (هو) زيدٌ

6 ضمیر منفصل کلام کے شروع میں آجائے تو اسکی مختلف ترکیبیں ہوتی ہیں:

۱۔ کبھی ضمیر منفصل مبتداء بنتی ہے

هي تدخل على المبتدا، والخبر

۲۔ اگر ضمیر منفصل کلام کے بعد ہو تو کبھی خبر بنتی ہے

زيدٌ هو

۳۔ کبھی مفعول بنتی ہے **اياك نعبد**

۴۔ ضمیر متصل کبھی فاعل بنتی ہے **ضربتُ**

۵۔ کبھی نائب الفاعل بنتی ہے **اُكرِمَهٗ**

۶۔ کبھی حرف جر کی وجہ سے مجرور ہوتی ہے **به**

۷۔ کبھی مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتی ہے

اني كنتُ بمالي

7 اسم اشارہ کے بعد معرف باللام آجائے تو وہاں تین ترکیبیں ہونگی:

۱۔ اسم اشارہ کو موصوف اور معرف باللام کو صفت بناتے ہیں

هذا القلمُ

۲۔ اسم اشارہ کو مبدل منہ اور معرف باللام کو بدل بناتے ہیں

هذا مبدل منہ **القلم** بدل

(٢٩) اسم استفہام اور اسم شرط کے بعد فعل متعدی اور اس پر واقع ہونے والا مفعول بہ بنے گا۔

ايّ قلم تشتري

(٣٠) اسم استفہام یا اسم شرط کے بعد فعل متعدی ہو وہ فعل متعدی اسکی ضمیر یا اسکے متعلق پر واقع ہو تو دو ترکیبیں ہو سکتی ہیں:

١. مَن رايته ٢. مَن رايت اخاه

(٣١) مبتدا اور خبر کے درمیان اگر جار مجرور آ جائے تو وہاں ذوالحال حال والی ترکیب ہو گی

انّ العوامل فی النحو مائة عوامل

(٣٢) تین سے لیکر دس تک اسم عدد مضاف ہو گا

ثلاثة رجال

(٣٣) ان سات اوزان میں سے جو اسم ہو گا وہ غیر منصرف ہو گا

فعالل۔ فعاليل۔ مفاعل۔ مفاعيل۔ افاعل۔ فواعل۔ فعائل

(٣٤) پانچ مقامات پر تنوین نہیں آتی:

١. معرف باللام ٢. مبنی ٣. مضاف ٤. غیر منصرف

٥. وہ علَم جو موصوف ہو اور اسکی صفت 'ابن' یا 'ابنۃ' ہو اور یہ کسی اور علَم کی طرف مضاف ہو تو پہلے علَم پر تنوین نہیں آتی۔ یہ جوازی صورت ہے تنوین لائی جائے یا نہ لائی جائے۔

(۲۳) **نَحوُ۔ مِثلُ۔ مِثالُ** یہ مثال دینے کے لئے آتے ہیں تو اِن کو مضاف اور مابعد جملہ کو مراد اللفظ بنا کر مضاف الیہ بناتے ہیں۔ مضاف اور مضاف الیہ مل کر **مثالُہٗ** مبتداء محذوف کی خبر بنتے ہیں۔

نحوُ (غلامُ زیدٍ)

(۲۴) کوئی لفظ ایک حرف پر مشتمل ہو تو اسکا نام تعبیر کریں ورنہ اسکا نام بولیں گے

ما نصرتُہ

(۲۵) اسم استفہام یا شرط سے پہلے حرف جار اور مضاف ہو تو یہ اسم استفہام اور شرط مجرور ہونگے

غلامُ مَن جاءَ ۔ لِمَنْ تمُرُّ امُرُّ

(۲۶) اسم استفہام کے بعد نکرہ ہو تو اسم استفہام کو مبتداء اور نکرہ کو خبر بناتے ہیں

مَن صدیقٌ لك

(۲۷) اسم استفہام کے بعد معرفہ آجائے تو اسم استفہام کو خبر مقدم اور معرفہ کو مبتداء مؤخر بناتے ہیں

مَن بکرٌ

(۲۸) اسم استفہام یا اسم شرط کے بعد فعل لازم ہو تو اسم استفہام یا اسم شرط مبتداء بنتے ہیں

مَن قامَ ۔ مَنْ یقم اقم معہ

(۱۹) لقب کے بعد علم آجائے تو لقب کو مبدل منہ اور علم کو بدل بنائیں گے۔
اگر علم کے بعد لفظ **ابن** آجائے جو دوسرے علم کی طرف مضاف ہو اور بعد میں اسم منسوب ہو تو لفظ ابن اور اسم منسوب دونوں پہلے والے علم کی صفت بنتے ہیں اور یہ موصوف صفت مل کر بدل بن جاتا ہے۔

الفقہ الشیخ عبد القاہر بن عبد الرحمن

(۲۰) لفظ **ابن** ماقبل کے لئے صفت اور مابعد کے لئے مضاف واقع ہوتا ہے

ابن بکر

(۲۱) چند نکرہ اکٹھے آجائیں اور ان کے بعد معرفہ آجائے تو نکرات کو باہم مضاف مضاف الیہ بناتے ہیں اور آخر میں معرفہ کو مضاف الیہ بناتے ہیں

غلامُ ولدِ زیدٍ

(۲۲) اسم متعدد کے بعد تفصیل آجائے تو وہاں تین ترکیبیں ہونگی:

۱. اسم متعدد کو مبدل منہ بنائیں اور تفصیل کو معطوف علیہ معطوف بنا کر بدل بنائیں گے **نظرتُ الی الرجلین زیدٍ وبکرٍ**

۲. تفصیل میں سے ہر ایک کو احدھا، ثانیھا، ثالثھا... کی خبر بنا کر مرفوع پڑھیں گے

... احدھا زیدٌ، ثانیھا بکرٌ

۳. تفصیل میں سے ہر ایک کو أعني فعل محذوف کا مفعول بنائیں

... أعني زیدا وبکرا



مبتداء اور خبر کی پہچان کے قوائد

۱۔ مبتداء کی ایک سے زیادہ خبریں ہو سکتی ہیں
زیدٌ عالمٌ عاقلٌ فاضلٌ

۲۔ مبتداء اکثر معرفہ ہوتا ہے اور خبر اکثر نکرہ ہوتی ہے۔

۳۔ دو معرفہ اکٹھے آ جائیں تو ترجمہ کر کے دیکھیں۔ اگر مکمل مفہوم حاصل ہو رہا ہو تو آپس میں مبتداء خبر ہوں گے **هذا زيد** اور اگر نامکمل مفہوم حاصل ہو رہا ہو تو پہلے کو موصوف اور دوسرے کو صفت بنائیں گے۔ **النوع الاول**

۴۔ اگر دو اسموں میں سے ایک معرفہ اور دوسرا نکرہ ہو تو معرفہ کو مبتداء اور نکرہ کو خبر بنائیں گے **هذا شجر۔ زيد عالم**

۵۔ ایک اسم معرفہ ہو اس سے پہلے یا بعد میں کوئی جار مجرور یا ظرف آ جائے تو اس اسم کو مبتداء اور جار مجرور یا ظرف کو کسی کے متعلق کر کے خبر بنایا جائیگا **زيد في الدار ۔ زيد عندك**

اگر کسی اسم نکرہ سے پہلے جار مجرور ہو تب بھی یہی ترکیب ہو گی
عندي رجلٌ ۔ في الدار رجل

(۲۲) **سَمّٰی، یسمّٰی** جب نام رکھنے کے معنی میں ہو تو اسکو دو مفعول چاہیئے ہونگے اور اگر ذکر کرنے کے معنی میں ہو تو ایک مفعول ہوگا۔

(۲۳) **قول** مصدر کا کوئی صیغہ آجائے تو اسے دو چیزیں درکار ہیں:
۱۔ فاعل ۲۔ مفعول۔ اسکا مفعول جملے کی صورت میں ہوگا اسے **قولًا** بھی کہتے ہیں **قولہ تعالیٰ** انما الھکم الہ واحد

(۲۴) لفظ **تعالیٰ** ہمیشہ حال واقع ہوتا ہے۔ **دائمًا۔ وحدَہٗ** ہمیشہ حال واقع ہوتے ہیں اور اس وقت یہ **مفردًا** کی تاویل میں ہوتے ہیں۔

(۲۵) **فَقَطْ** کی ترکیب کا طریقہ یہ ہے کہ فاء جزئیہ، **قط** اسم فعل بمعنی انتھی عن الخبر کے ہو کر جزاء۔ 'فقط' سے پہلے جو جملہ ہوگا اس میں جو فعل ہوگا اس میں صیغہ واحد مذکر حاضر نکالیں گے اور اس پر إذا داخل کریں گے تو یہ پورا جملہ بن کر شرط بنے گا۔

کبھی عبارت میں **کاف** مثال کے لیئے آتا ہے تو اسے جر اور اسکے بعد والے لفظ کو مجرور بنایا جاتا ہے۔ جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوگا **مثلثُ مثلاً** فعل اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔



(٢٥) کبھی عبارت کے اندر **ایضًا** کا لفظ آجاتا ہے۔ اسکی ترکیب کا طریقہ یہ ہے کہ آضَ فعل محذوف کا مفعول مطلق بنائیں

آضَ ایضًا

(٢٦) مفسَّر اگر جملہ ہو تو تفسیر بھی جملہ ہو گی۔ مفسَّر اگر مفرد ہو تو تفسیر بھی مفرد ہو گی۔

(٢٧) عبارت کے اندر **حقیقةً۔ مجازًا۔ لفظیةً** آجاتے ہیں تو یہ **تمییز** واقع ہوتے ہیں۔

(٢٨) **حیثُ۔ خدّام۔ فوقَ۔ بعدُ** دیکھا جائیگا کہ یہ مضاف ہیں یا نہیں۔ اگر یہ مضاف ہیں تو **معرب** ہوں گے۔ اگر مضاف نہیں تو دیکھیں گے کہ ان کا مضاف الیہ عبارت میں ہے یا نہیں۔ اگر عبارت میں ہو تو معرب اور مضاف الیہ عبارت میں نہ ہو تو دیکھا جائیگا مضاف الیہ نیت میں ہے یا نہیں۔ اگر نیت میں ہو تو معرب اور نیت میں نہ ہو تو مبنی۔

(٢٩) **رُبَّ** جار کا مجرور ہمیشہ نکرہ موصوفہ ہوتا ہے بشرطیکہ وہ واؤ کے معنی میں نہ ہو۔

(٣٠) اگر عبارت کے اندر **اِمّا** اکیلا آجائے تو یہ عاطفہ ہوگا۔ اور اگر اِمّا کے بعد پھر اِمّا آجائے تو اسے **ترخيية** کہا جائیگا

(٣١) یاء حرف ندا، کے بعد ایسا اسم آئے جو آگے مضاف واقع ہو تو اس وقت یاء بمعنی اُدعُ ہو گا **یا عبد الله** اور اگر اسکے بعد والا اسم مضاف واقع نہ ہو تو یاء حرف ندا، اور بعد والا اسم منادیٰ ہوگا۔ **یا رجلُ**

منھم کو کسی کے متعلق کر کہ حال یا صفت بنائیں گے۔ پھر ان دونوں کو ملا کر مبتداء اور "طویل" کو خبر قرار دیں گے۔

۱۴۔ اگر عبارت کے شروع میں ایک اسم نکرہ اسکے بعد جار مجرور اور اسکے بعد ایک کلمہ یا کچھ کلمات کا مجموعہ خبر بننے کی صلاحیت رکھتا ہو

رجل منهم ضرب زيدا

تو اب صرف موصوف صفت والی ترکیب ہوگی چنانچہ نکرہ کو موصوف اور اسکے مابعد جار مجرور کو کسی کے متعلق کر کہ صفت بنائیں گے پھر موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتداء اور مابعد کلمہ یا کلمات خبر واقع ہونگے۔ مذکورہ مثال میں "رجل" کو موصوف اور منھم کو کسی کے متعلق کر کہ صفت بنائیں گے۔ پھر ان دونوں کو ملا کر مبتداء اور ضرب زیدا کو خبر قرار دینگے۔

۱۵۔ فنی کتب میں موجود اسباق کے عنوانات کی عموما دو ترکیبیں کی جاتی ہیں:

۱) انہیں مبتداء بنائیں اور خبر محذوف مانیں **كتاب الصيام** یہاں مضاف اور مضاف الیہ کے مجموعے کو مبتداء اور هذا اسم اشارہ کو جو کہ محذوف ہے اسے خبر بنایا جاتا ہے۔ چنانچہ اصل عبارت ہے كتاب الصيام هذا

۲) انہیں خبر بنائیں اور مبتداء محذوف مانیں **كتاب الحج** یہاں مضاف اور مضاف الیہ کے مجموعے کو خبر اور هذا اسم اشارہ محذوف کو مبتداء بنا سکتے ہیں۔ چنانچہ اصل عبارت ہے **هذا كتاب الحج**

۱۶۔ اگر صفت (اسم فاعل، اسم مفعول و صفت مشبہ وغیرہ) کے صیغے واحد مذکر سے پہلے حرف استفہام یا حرف نفی ہو اور یہ اپنے مابعد واقع اسم ظاہر کو رفع دے رہا ہو

أقائم زيدٌ - ما قائم زيد

درج ذیل صورتوں میں یہ مطابقت ضروری نہیں رہتی :

۱. جب خبر کوئی ایسا لفظ ہو جو مذکر و مؤنث دونوں کے لیئے یکساں مستعمل ہو **الصلوة خير من النوم**

۲. جب خبر واقع ہونیوالی صفت صرف مؤنث کے ساتھ خاص ہو

المرأة حائض ۔ هند طالق

۱۲۔ نحوُ، مثلُ ان میں سے کوئی لفظ آ جائے

نحو زيد على السَّطحِ ۔ مثلُ زيدٌ عالمٌ

تو اکثر انہیں ما قبل مبتداء محذوف **مثاله** کی خبر بنائیں گے اور ما لعبد کے لیئے مضاف

نوٹ : مثال کی ضمیر کا مرجع اس مفہوم کو بنائیں گے جسکی مثال پیش کی جا رہی ہو۔ مثلاً کسی مقام پر زیدٌ عالمٌ کی مثال یہ سمجھانے کے لیئے لائی گئی ہو کہ مبتداء اکثر معرفہ اور خبر نکرہ ہوتی ہے تو اب ضمیر کا مرجع بیان کرتے ہوئے کہا جائیگا : راجع ہوئے مفہوم مبتداء کا اکثر معرفہ اور خبر کا نکرہ ہونا۔

۱۳۔ اگر عبارت کے شروع میں ایک اسم معرفہ، اسکے بعد جار مجرور اور اسکے بعد ایک کلمہ یا کچھ کلمات کا مجموعہ خبر بننے کی صلاحیت رکھتا ہو

زيد منهم طويل

تو پہلے معرفہ کو ذوالحال یا موصوف اور اسکے ما بعد جار مجرور کو کسی کے متعلق کر کے حال یا صفت بنائیں گے۔ پھر یہ ذو الحال یا موصوف اپنے حال یا صفت سے مل کر مبتداء اور ما بعد کلمہ یا کلمات خبر واقع ہونگے۔

چنانچہ مذکورہ مثال میں اولاً زیدٌ کو ذو الحال یا موصوف اور

۶۔ پہلے نکرہ موصوفہ ہو اسکے بعد اسم نکرہ آ جائے تو مرکب توصیفی کو مبتداء اور نکرہ کو خبر بنائیں گے **رجلٌ عالمٌ قائمٌ** اس میں 'رجل' موصوف اور 'عالم' اسکی صفت ہے۔ موصوف اپنی صفت سے مل کر مبتداء اور 'قائمٌ' خبر ہے۔

اگر پہلے معرفہ بعد میں مرکب توصیفی ہو تو معرفہ مبتداء اور نکرہ موصوفہ خبر ہوگا **زیدٌ رجلٌ عالمٌ**

۷۔ پہلے مرکب اضافی ہو اسکے بعد اسم نکرہ واقع ہو تو مرکب اضافی کو مبتداء اور نکرہ کو خبر بنائیں گے **کتابُ زیدٍ سالمٌ**

اگر پہلے معرفہ اور اسکے بعد مرکب اضافی ہو تو اب معرفہ کو مبتداء اور مرکب کو خبر بنایا جائیگا۔ اسکا برعکس بھی جائز ہے۔

۸۔ فعل مضارع کے ساتھ **أنْ** ہو اور اسکے بعد کوئی اسم نکرہ آ جائے تو فعل مضارع کو بتاویل مصدر کر کے مبتداء بنائیں گے اور اسم نکرہ کو خبر۔

أن تصوموا خير لكم

۹۔ پہلے اسم معرفہ ہو اور اسکے بعد کوئی جملہ (اسمیہ یا فعلیہ) آ جائے تو معرفہ کو مبتداء اور جملے کو خبر بنائیں گے۔ اس صورت میں جملے میں ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے جسکا مرجع مبتداء ہو

زيد ابوه قائمٌ - زيد قامَ غلامُه

۱۰۔ اگر اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ، اسم تفضیل، اسم منسوب خبر واقع ہو رہے ہوں **زيد عالمٌ۔ بكر موجود۔**

مبتداء خبر کے قوائد (حصہ دوم)

تضمن مبتداء معنی شرط کے قاعدے

چند جگہیں ایسی ہیں جہاں مبتداء شرط کے معنی کو متضمن ہوتا ہے تو اس وقت خبر پر فاء کو داخل کیا جاتا ہے اور یہ کُل آٹھ مقامات ہیں:

١. مبتداء اسم موصول ہو اور اسکا صلہ فعل ہو

الذي ياتيني فله درهم

٢. مبتداء اسم موصول ہو اور اسکا صلہ ظرف یا جار مجرور ہو

الذي عندي فله درهم

الذي في الدار فله درهم

٣. مبتداء کی صفت ایسا اسم موصول ہو جسکا صلہ فعل ہو

الرجل الذي ياتيني فله درهم

۱۸۔ اگر فعل یا حرف کے ذکر سے ان کا معنی مقصود نہ ہو بلکہ فقط لفظ مراد ہو اور ان کے بارے میں کوئی خبر دی جا رہی ہو تو انہیں مراد اللفظ کہہ کر مبتداء بنایا جائیگا اور مابعد کو خبر

لَم يَضرِبْ بمعنى ما ضرب زيد

لم یضرب ما ضرب زید کے معنی میں ہے

في الظرفية في ظرفیت کے لئے ہے






منجانب

العلوم الدینیہ اکیڈمی

کیا آپکو ہماری العلوم الدینیہ اکیڈمی سے استفادہ حاصل ہو رہا ہے؟

تو ایسی صورت میں دو ترکیبیں کی جا سکتی ہیں:
۱. اسم کو مبتداء مؤخر اور صیغہ صفت کو خبر مقدم بنائیں
۲. صیغہ صفت کو مبتداء اور اسم کو خبر قرار دیں۔ اس دوسری صورت میں صیغہ صفت کو مبتداء کی قسم ثانی کہا جاتا ہے۔

نوٹ: مابعد واقع اسم ظاہر کو رفع دینے کی قید سے معلوم ہو گیا کہ یہاں صفت کا فقط پہلا صیغہ مراد ہے کیونکہ اسی میں ضمیر جائز الاستتار ہوتی ہے۔ چنانچہ اسکے بعد اسم ظاہر بطور فاعل آ سکتا ہے۔ اگر یہ صیغہ مابعد اسم ظاہر کو رفع نہ دے رہا ہو یعنی واحد کا صیغہ نہ ہو بلکہ تثنیہ یا جمع ہو جیسے
ما قائمان الزیدان اور **قائمان الزیدان** تو اب ترکیب کی فقط ایک ہی صورت ہو گی کہ صیغہ صفت کو خبر مقدم اور مابعد اسم کو مبتداء موخر بنائیں گے۔

۱۷. اگر عبارت میں لفظ **مقدمہ** درج ہو اور اسکا ماقبل سے کوئی لفظی تعلق ظاہر نہ ہو تو اسے مبتداء محذوف 'ھذہ' کی خبر بنائیں گے جیسے شرح تہذیب میں ہے

القسم الاول فی المنطق مقدمة

یہاں 'القسم الاول' مبتداء اور 'في المنطق' اسکی خبر ہے۔ لفظ 'مقدمة' کا ان کے ساتھ کوئی ترکیبی تعلق نہیں، چنانچہ اس سے قبل 'ھذہ' مبتداء محذوف نکالیں گے۔

مبتداء خبر کے قوائد (حصہ سوم)

مبتداء کے مجرور ہونے کے قاعدے

مبتداء ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے لیکن بعض اوقات مبتداء مجرور ہوتا ہے

قاعدہ نمبر ۱ : جب مبتداء پر **مِن زائدہ** داخل ہو تو مبتداء مجرور ہو گا

ما لهم مِن نٰصرينَ

اس مثال میں **نٰصرین** مبتداء مجرور ہے اسلئے کہ اس پر مِن جارہ زائدہ داخل ہے۔

قاعدہ نمبر۲ : جب مبتداء پر **باء جارہ زائدہ** داخل ہو

بِحَسبِكَ دِرهم

اس مثال میں **حسبك** مبتداء مجرور ہے کیونکہ اس پر باء جارہ زائدہ داخل ہے۔

قاعدہ نمبر۳ : جب مبتداء پر **رُبَّ جارہ** داخل ہو

رُبَّ رجلٍ لَقِيتُهٗ

٨ مبتدا، مضاف ہو ایسے نکرہ کی طرف جسکی صفت ظرف یا جار مجرور ہو

كل غلام رجل عندي فله درهم

كل غلام رجل في الدار فله درهم

ماخذ و مراجع

- شرح الجامي، بحث تضمن مبتداء : ٨٥
- النحو الوافي : ١/ ٤٤٠

تحقیق از قلم۔ حافظ محمد عباس قادری



۴. مبتداء کی صفت ایسا اسم موصول ہو جسکا صلہ ظرف یا جار مجرور ہو

الرجل الذي عندي فله درهم

الرجل الذي في الدار فله درهم

۵. مبتداء نکرہ ہو اور اسکی صفت جملہ فعلیہ ہو

كل رجل ياتيني فله درهم

۶. مبتداء نکرہ ہو اور اسکی صفت ظرف یا جار مجرور ہو

كل رجل عندي فله درهم

كل رجل في الدار فله درهم

۷. مبتداء مضاف ہو ایسے نکرہ کی طرف جسکی صفت جملہ فعلیہ ہو

كل غلام رجل ياتيني فله درهم

حافظ محمد عباس قادری

منجانب العلوم الدینیہ اکیڈمی

قاعدہ نمبر ۶ : حذفِ مبتداء پر قرینہ موجود ہو

الهلال والله أن هذا الهلال والله

یہاں الهلال خبر ہے محذوف مبتداء هذا کے لیئے۔

قاعدہ نمبر ۷ : جب مبتداء سوال میں ذکر ہو تو جواب میں حذف ہو

کیف حالك تو جواب میں صحیح کہا جاتا ہے اي انا صحيح اس مثال میں صحیح جو سوال کا جواب ہے مبتداء محذوف انا کے لیئے خبر ہے۔

قاعدہ نمبر ۸ : کتابوں کے عنوانات میں مبتداء محذوف ہوتا ہے

كتاب الصلاة اي هذا كتاب الصلاة

اس مثال میں كتاب الصلاة خبر ہے مبتداء محذوف هذا کے لیئے۔

قاعدہ نمبر ۹ : لفظ نحو۔ مثل سے پہلے مبتداء محذوف ہوتا ہے۔

نحو قولِهِ تعالیٰ اي مثالُهُ نحوُ قولِهِ تعالیٰ

اس مثال میں نحو قوله خبر ہے مبتداء محذوف مثاله کے لیئے۔

اس مثال میں ھو مبتداء محذوف ہے اور زید اسکے لئے خبر ہے۔

قاعدہ نمبر ۲ :

صفت منقطعہ سے پہلے مبتداء محذوف ہوتا ہے

بسم الله الرحمن الرحيم

أي هو الرحمن هو الرحيم

(حوالہ: بدر السعید صفحہ ۴۴)

قاعدہ نمبر ۳ :

خبر ایسا مصدر ہو جو اپنے فعل کا قائم مقام ہو

صبرٌ جميلٌ أَنْ اَصبِر صبرًا جميلا

اَصبِر فعل کو حذف کر کے صبر مصدر کو اسکا قائم مقام کر کے مرفوع کر دیا گیا تو صبرٌ جميلٌ ہوا۔ یہ محذوف صبري کے لئے خبر ہے۔ موصوف اور صفت مل کر مبتدا ہو

قاعدہ نمبر ۴ :

خبر کے الفاظ سے قسم کی صراحت ہوتی ہو

دَيني ذمتي لأفعلَنَّ كذا

أي في ذمتي عهدٌ لأفعلَنَّ كذا

اس مثال میں **رجل** مبتداء مجرور ہے کیونکہ رُبَّ جارہ داخل ہے جو کہ شبیہہ بالزائد کے ہے۔

قاعدہ نمبر۴ : جب مبتداء پر **واو رُبَّ** داخل ہو

وَشيءٍ تكرهه ينفعك

یہاں **شیءٍ** مبتداء مجرور ہے کیونکہ اس پر واؤ ربَّ داخل ہے۔

ماخذ و مراجع : (جامع الدروس العربیہ ۲/۱۲۹)

حذف مبتداء کے قاعدے

بعض اوقات مبتداء محذوف ہوتا ہے اور ایسے **پندرہ مقامات** ہیں ان میں بعض حذف وجوبی اور بعض حذف جوازی مقامات ہیں :

حذف وجوبی کے مقامات

قاعدہ نمبر۱ : مخصوص بالمدح اور مخصوص بالذم کا مبتداء بھی محذوف ہوتا ہے

نعمَ الرجلُ زيدٌ أي هُوَ زيدٌ

قاعدہ نمبر ۱۰ : کاف مثلیہ سے پہلے مبتداء محذوف ہوتا ہے

كالسمك اي مثالُهُ كالسمك

اس مثال میں كالسمك خبر ہے مبتداء محذوف مثالُهُ کے لئے۔

قاعدہ نمبر ۱۱ : جار مجرور سے پہلے مبتداء محذوف ہوتا ہے

على هذا الحكم اي هذا على هذا الحكم

حوالہ : النحو الوافی ۱/۱۴۴

تقدیم مبتداء کے قاعدے

چند جگہیں ایسی ہیں جہاں مبتداء کی تقدیم واجب ہے۔

قاعدہ نمبر ۱ : مبتداء ایسا لفظ ہو جو صدارت کلام کا تقاضا کرے تو مبتداء کو مقدم کرنا واجب ہے

مَن أبُوك ؟ اس مثال میں مَن استفهامیة مبتداء ہے جو صدارت کلام چاہتا ہے اور ابوك اسکے لئے خبر ہے۔

قاعدہ نمبر ۳ : شرط کی جزاء مفرد پر جب فاء داخل ہو تو عام طور پر مبتداء محذوف ہوتا ہے

من عمل صالحا فلنفسه اي فهو لنفسه

یہاں ھو مبتداء محذوف ہے اور لنفسه اسکے لئے خبر ہے اور یہ جملہ اسمیہ شرط کے لئے جزاء ہے

قاعدہ نمبر ۴ : جب صفت ابتداء میں واقع ہو اور اسکا موصوف ذکر نہ ہو تو اس سے پہلے مبتداء محذوف ہوگا۔

بديع السموٰت و الارض اي هو بديع السموٰت و الارض

ھو مبتداء محذوف ہے اور بديع السموت و الارض اسکے لئے خبر ہے۔

قاعدہ نمبر ۵ : اجمال کی تفصیل میں یا مقسم کی اقسام میں مبتداء محذوف ہوتا ہے

الكلمة على ثلاثة اقسام : اسم و فعل وحرف

أي احدها اسم، وثانيها فعل وثالثها حرف

اس میں اسم و فعل و حرف ہر ایک مبتداء محذوف کے لئے خبر ہے۔

اس مثال میں ذمتي خبر مقدم اور عهدٌ مبتداء مؤخر محذوف ہے.

مبتداء کے حذف جوازی کے مقامات

قاعدہ نمبر ۱ : قَالَ کے مقولہ میں جب مفرد مرفوع ہو

قال اساطیرُ الاولینَ

أي هي اساطير الاولين

یہاں مبتداء محذوف ہے اور اساطیر الاولین اسکے لئے خبر ہے اور یہ جملہ اسمیہ قالَ کے لئے مقولہ ہے.

قاعدہ نمبر ۲ : استفہام کے جواب میں مبتداء محذوف ہوتا ہے

وما ادریك ما الحطمة نارُ اللّٰهِ

أي هي نار الله

اس مثال میں هي مبتداء محذوف ہے اور نار الله اسکے لئے خبر ہے اور یہ جملہ اسمیہ جواب استفہام ہے.

قاعدہ نمبر ۱۰ : جب مبتداء بواسطہ اِلَّا۔ اِنَّما خبر میں محصود ہو

وما محمد اِلَّا رسول

حوالہ جات

- حاشية الصبان اج اص : ۳۳۱
- جامع الدروس : ۲/ ۱۸۸
- موسوعة : ۱۰۵
- النحو الوافي : ۱/ ۴۴۸

عربی گرائمر سیکھنے کے لئے العلوم الدینیہ اکیڈمی کو فالو کریں جزاکم اللہ

حافظ محمد عباس قادری

قاعدہ نمبر ۶ : جب خبر طلب ہو تو مبتداء مقدم ہو گا

زيدٌ اِضرِبْهُ

اس میں زیدٌ مبتداء مقدم ہے اور اضربه فعل امر اپنے فاعل اور مفعول سے مل کر پورا جملہ ہو کر اسکے لئے خبر ہے۔ یہ اس مذہب کے مطابق ہے جو انشاء کا حمل خبر پر جائز قرار دیتے ہیں۔

قاعدہ نمبر ۷ : مبتداء مقام دعا میں ہو تو مقدم ہو گا۔

سلامٌ عليك۔ ويلٌ للمطففين

ان دونوں مثالوں میں سلامٌ اور ویلٌ دونوں مقام دعا میں ہیں اور مبتداء مقدم ہیں اور ان کا مابعد ان کی خبر ہے۔

قاعدہ نمبر ۸ : جب خبر پر فاء داخل ہو

الذي ياتيني فله درهم

اس میں فله درهم خبر ہے اور اس پر فاء داخل ہے اور الذي ياتيني موصول صلہ مل کر مبتداء مقدم ہے۔

قاعدہ نمبر ۹ : مبتداء جب کمِ خبریہ ہو

كم من قرية اهلكنها

کَم خبریہ مبتداء مقدم ہے

قاعدہ نمبر۲ : مبتداء اور خبر دونوں تعریف میں برابر ہوں اور مبتداء پر قرینہ بھی نہ موجود ہو تو مبتداء مقدم ہو گا

اللہ ربنا۔ محمد نبینا ان دونوں مثالوں میں مبتداء اور خبر دونوں معرفہ ہیں اور قرینہ بھی نہیں ہے اسلئے جو مقدم ہے وہ مبتداء ہے اور جو مؤخر ہے وہ خبر ہے۔

قاعدہ نمبر۳ : مبتداء اور خبر دونوں تخصیص میں برابر ہوں اور مبتداء پر قرینہ موجود نہ ہو تو مبتداء مقدم ہو گا

افضل منّي افضل منكَ

اس مثال مبتداء اور خبر دونوں نے تخصیص مِنْ سے حاصل کی ہے اور مبتداء پر قرینہ بھی نہیں ہے اسلئے جو مقدم ہے وہ مبتداء ہے اور جو مؤخر ہے وہ خبر ہے۔

قاعدہ نمبر۴ : خبر مبتداء کا فعل ہو تو مبتداء مقدم ہو گا **زيدٌ قامَ** اس مثال میں زیدٌ مبتداء ہے اور قامَ فعل و فاعل مل کر خبر ہے۔

قاعدہ نمبر۵ : مبتداء پر **اَمّا** داخل ہو تو مبتداء مقدم ہو گا

اَمّا زيدٌ فمُنطلِق

زیدٌ مبتداء مقدم ہے کیونکہ اس پر اَمّا داخل ہے اور فمنطلق خبر ہے

كوكبٌ انقض الساعة

متاخرین فرماتے ہیں: نکرہ اس وقت مبتدا بنے گا جب نکرہ کسی ایک چیز میں تخصیص حاصل کی ہو کیونکہ مبتلو کا فائدہ دینا ہر کسی کو معلوم نہیں ہوتا۔

تخصیص کی چیزیں درج ذیل ہیں۔

۱. تخصیص صفت سے حاصل کی ہو پھر صفت چاہے مذکور ہو

لعبدٌ مومنٌ خيرٌ من مشركٍ

چاہے صفت مقدر ہو

شرٌ اهرَّ ذا ناب أي شرٌّ عظيمٌ اهرَّ ذا ناب

اور چاہے صفت معنوی ہو

شُوَيعِرٌ أنشدنا أي شاعرٌ صغيرٌ أنشدنا

لأن التصغير يتضمن معنى الوصف

۲. تخصیص علم متکلم سے حاصل کی ہو

أرجلٌ في الدار أم امرأة

۳. تخصیص تقدیم خبر سے حاصل کی ہو اور خبر ظرف یا جار مجرور ہو

فوقَ كل ذي علمٍ عليمٌ اور في الدار رجلٌ

۴. تخصیص حاصل ہو نسبت الی المتکلم سے

سلامٌ عليك أن سلَّمتُ سلامًا عليكَ

شرح جامی : ۸۳ ، حاشیہ ۱۴ میں تین چیزیں اور بھی مذکور ہیں جو صدارت کلام کا تقاضا کرتی ہیں ،

تمني لیت زیدا حاضر

ترجي لعل عمرا غائب

ضمیر شان قل ھو اللہ احد

مبتداء کی تعریف کا قاعدہ

مبتداء میں اصل یہ ہے کہ وہ معرفہ ہو اسلئے کہ مبتداء محکوم علیہ ہوتا ہے یعنی اس پر حکم لگایا جاتا ہے اور جس پر حکم لگایا جاتا ہے اسکے لئے ضروری ہے کہ وہ پہلے سے معلوم ہو لیکن کبھی نکرہ بھی مبتداء بنتا ہے :

جب نکرہ مبتداء واقع ہو تو اس میں امام سیبویہ اور متقدمین اور متاخرین کا اختلاف ہے ،

اختلاف امام سیبویہ رحمۃ اللہ علیہ اور متقدمین حضرات فرماتے ہیں :
نکرہ جب فائدہ دیتا ہو تو بغیر کسی شرط کے مبتداء بن سکتا ہے اسلئے کہ مبتداء کا دارومدار فائدہ دینے پر ہے لہٰذا فائدہ دیتا ہو تو بغیر کسی شرط کے مبتداء بنے گا

کتنا عجب

فائدہ: چھ چیزیں صدارت کلام کا تقاضا کرتی ہیں جو درج ذیل شعر میں مذکور ہیں:

ششش چیز بود مقتضی صدر کلام
شرط و قسم و تعجب و استفہام
در طبع فصیحان شد این نظم تمام
نفی آمد لام ابتداء گشت این تمام

- شرط کی مثال مَن يُكرِمُني أكرِمُهُ
- قسم کی مثال لَعَمرُكَ لأفعَلَنَّ كذا
- تعجب کی مثال مَا اَحسَنَ زيدًا
- استفہام کی مثال مَن ابوكَ
- نفی کی مثال لا زيدٌ عندي ولَا عمرٌو
- لام ابتداء کی مثال لَزيدٌ قائمٌ

(بشیر الناجیہ ۱۰۳)

۱۵۔ جب نکرہ کا معرفہ پر یا معرفہ کا نکرہ پر عطف ہو

خالد و رجل یعلّمان النحوَ

۱۶۔ جب نکرہ کا نکرہ موصوفہ پر یا نکرہ موصوفہ کا نکرہ پر عطف ہو

قول معروف و مغفرۃ خیر من صدقۃ یتبعھا اذیٰ

۱۷۔ نکرہ سے حقیقتاً جنس مقصود ہو نہ کہ فرد

تمرۃ خیر من جرادۃ

۱۸۔ مبتداء نکرہ عامہ ہو کل یموت

حوالہ جات

شرح ابن عقیل : 1/ 216

شرح جامی بحث تخصص مبتداء ۸۵

النحو الوافی : ۱/ ۲۴۰

منجانب : العلوم الدینیہ اکیڈمی

۱۱. جب اسماء مبہمہ مبتداء واقع ہوں۔ اسماء مبہمہ سے مراد اسماء شرطیہ۔ اسماء استفہام۔ ما تعجبیہ۔ کم خبریہ ہیں

اسماء شرطیہ من عمل صالحا فلنفسہ

استفہام من ابوك

ما تعجبیہ ما احسن زیدا

کم خبریہ کم من قریۃ اھلکنھا

۱۲. نکرہ جب عامل ہو

امرٌ بمعروفٍ صدقۃٌ

یہاں **بمعروف** متعلق ہے امرٌ جو کہ نکرہ ہے یعنی امر اس میں عامل ہے۔

۱۳. نکرہ دعائے خیر یا شر کے مقام میں ہو

سلٰم علی ال یاسین اور ویل للمطففین

۱۴. نکرہ سے مقصود تنویع ہو یعنی تفصیل و تقسیم کرنا مقصود ہو

الناس رجلان، رجل اکرمتہ و رجل اھنتہ

۵. جب مبتدا کے لیے خبر خرقِ عادت ثابت ہو

بقرٌ تتکلم

۶. جب مبتدا نکرہ ہو اور اذا مفاجاتیہ، لولا، حرفِ نفی اور حرفِ استفہام کے بعد واقع ہو

اذا مفاجاتیة : غادرتُ البیتَ فاذا مَطَر

لَولاَ : لولا صبر و ایمان لقتل الحزین نفسَهٗ

نفي : ما احدٌ خیرٌ منك

استفهام : ءِ اله مع الله

۷. جب نکرہ مضاف ہو نکرہ کی طرف

خمسُ صلاتٍ کتبهنّ اللّٰهُ

۸. جب نکرہ پر لامِ ابتدائیہ داخل ہو

لَرجلٌ قائمٌ

۹. جب نکرہ جملہ حالیہ کی ابتدا میں واقع ہو

سرینا و نجم قد اضاء

۱۰. جب نکرہ جوابِ استفہام میں واقع ہو

مَنْ عندك کے جواب میں رجلٌ ای رجلٌ عندي

تقدیم خبر کے قاعدے

چند جگہیں ایسی ہیں جہاں مبتداء کی خبر کو مقدم کرنا واجب ہے۔ یہ دس مقامات ہیں۔

۱. خبر ایسا لفظ ہو جو صدارت کلام کا تقاضا کرتا ہو

این ابوك

۲. خبر ظرف یا جار مجرور ہو اور مبتداء نکرہ ہو

في الدار رجل ، عندي رجل

۳. مبتداء میں ایسی ضمیر ہو جو خبر کی طرف راجع ہو

في الدار صاحبُها

۴. مبتداء جملہ واقع ہو اور اس پر أَنَّ داخل ہو

عندي انك قائم

۵. خبر مبتداء میں محصور ہو

ما خالق الا الله

۶. مبتداء پر فاء جزائیہ داخل ہو

امّا عندك فزيدٌ

۳. جب مبتداء مقسم بہٖ ہو اور خبر قسم ہو تو خبر کا حذف کرنا واجب ہے

لَعمرُكَ لأفعلنَّ كذا

۴. جب مبتداء کی خبر مقارنت کے معنی پر مشتمل ہو اور مبتداء پر کسی اسم کا عطف ہو واو بمعنی مَعَ کے ذریعے تو مبتداء کی خبر کو حذف کرنا واجب ہے

كل رجل وَضيعتُهُ أي كل رجل مقرون مع ضيعتِهِ

۵. جب إذَا مفاجاتیہ کے بعد اسم مبتداء واقع ہو تو اسکی خبر کو حذف کرنا جائز ہے

خرجتُ فاذا السبع أي فاذا السبع حاضرٌ

۶. سوال کے جواب میں خبر کا حذف کرنا جائز ہے

مَن في المدرسة؟ زيدٌ اي زيدٌ في المدرسة

حوالہ جات

النحو الوافی: ۱/۴۴۳ - شرح جامی: ۸۸
جامع الدروس: ج: ۲ ص: ۱۸۴

مبتداء خبر کے متعلق

حصہ چہارم

حذف خبر کے قاعدے

چند جگہیں ایسی ہیں جہاں خبر کو حذف کیا جاتا ہے

۱. جب لَوْلَا۔ لَوْمَا مبتداء پر داخل ہو تو مبتداء کی خبر وجوباً حذف ہوگی

لولا عليٌّ لهلك عمر أي لولا عليٌّ موجود

لیکن یہاں خبر تب محذوف ہوگی جب افعال عامہ میں سے ہو۔ اگر افعال خاصہ میں سے ہے تو پھر حذف واجب نہیں ہوگا

ولولا الشعرُ بالعلماء يُزري
لكنتُ اليومَ اشعرَ من لبيد

۲. جب مبتداء مصدر حقیقی یا تاویلی ہو، منسوب ہو فاعل یا مفعول یا دونوں کی طرف اور اسکے بعد حال قائم ہو فاعل سے یا مفعول سے یا دونوں سے تو مبتداء کی خبر وجوباً حذف ہوگی

ضربي زيدا قائما أي ضربي زيدا حاصل قائما

۴• عائد ضمیر کی جگہ اسم ظاہر ہو **الحاقۃ۔ ما الحاقۃ**

۵• عائد خبر تفسیر کرے مبتدا کی **قل ھو اللہ احد**

۶• عائد خبر میں عموم کی وجہ سے ہو یعنی خبر میں ایک ایسا عام لفظ ہو جو مبتدا کو بھی شامل ہو

زیدٌ نعمَ الرجلُ

حوالہ جات

• جامع الدروس: ۲/۱۸۷

• موسوعہ: ۴۶

• النحو الوافی: ۱/۳۸۵

• شرح جامی: ص: ۸۲

حافظ محمد عباس قادری

۲۔ خبر جملہ ہو، جملہ سے مراد جملہ اسمیہ ہو

زیدٌ ابوہ قائمٌ

یا جملہ فعلیہ ہو

زیدٌ قامَ ابوہ

۳۔ خبر شبہ جملہ ہو، شبہ جملہ سے مراد جار مجرور یا ظرف (زمان یا مکان)

الحمد للہ

فائدہ: عائد کی چھ اقسام

۱۔ عائد ضمیر ہو چاہے ضمیر بارز ہو زید ابوہ قائم

یا ضمیر مستتر ہو

زید ضربَ عمرًوا

یا ضمیر مقدر ہو

السمنُ منوانِ بدرھم أي منوان منه بدرھم

۲۔ عائد اسم اشارہ ہو

ولباس التقوٰی ذلك خير

۳۔ عائد الف لام ہو

نعمَ الرجلُ زيدٌ

۷. خبر ایسی ہو کہ اگر اسکو مقدم نہ کیا جائے تو مقصود کے اندر خلل واقع ہوتا ہو

لله درك

اب یہاں مقصود تعجب ہے اگر خبر کو مقدم نہ کیا جائے تو مقصود یعنی تعجب فوت ہو جائیگا۔

۸. خبر اسم اشارہ مکانی ہو

ثَمَّ زيدٌ

۹. 'کَم' خبر واقع ہو

كم درهم مالِي

۱۰۔ خبر کم خبریہ کی طرف مضاف ہو

صاحبُ كم غلامٍ هُو

حوالہ جات: (النحو الوافی ۱/ 451)

تقسیم خبر کا قاعدہ

خبر کی تین صورتیں ہیں: **مفرد۔ جملہ۔ شبہ جملہ**

۱. خبر مفرد ہو، مفرد سے مراد یہ ہے کہ نہ جملہ ہو اور نہ شبہ جملہ ہو بلکہ مفرد ہو یعنی ایک کلمہ ہو **زيدٌ قائمٌ**



فوائد جدیدہ متعلقہ بالضمیر

۱. جب ضمیر **نا** فعل ماضی کے صیغے کے آخر میں ہو اور اسکا ماقبل ساکن ہو تو وہ ضمیر مرفوع متصل ہوتی ہے۔ وہ ضمیر ترکیب میں فاعل واقع ہوگی جیسے،

ضَرَبْنَا

۲. جب ضمیر **نا** فعل ماضی کے صیغے کے آخر میں ہو اور اسکا ماقبل متحرک ہو تو وہ ضمیر منصوب متصل ہوتی ہے اور ترکیب میں مفعول بہ واقع ہوتی ہے جیسے،

ضَرَبَنَا

۳. جب ضمیر **نا** فعل ماضی کے علاوہ کسی فعل کے آخر میں ہو تو وہ ہمیشہ ضمیر منصوب متصل ہوتی ہے خواہ اسکا ماقبل ساکن ہو یا متحرک اور وہ ضمیر ترکیب میں مفعول بہ واقع ہوتی ہے جیسے،

يَضْرِبُنَا ۔ لَمْ يَضْرِبْنَا ۔ لَنْ يَضْرِبَنَا

اِضْرِبْنَا ۔ لَا تَضْرِبْنَا

۴. ضمیرِ فاعل مبتداء کی طرف راجع ہو، احترازی مثال

ماه وجود ممتنع اي صرفها

۵. خبر اسم تفضیل مستعمل بمِن نہ ہو، احترازی مثال

الصلوة خير من النوم

۶. خبر مؤنث کی صفتِ خاصہ نہ ہو، احترازی مثال

الامرأة حائض

۷. خبر ایسا صفت کا صیغہ (لفظ) نہ ہو جس میں مذکر و مؤنث برابر ہو

احترازی مثال، **الامرأة صبور**

درج ذیل اشیاء میں مذکر و مؤنث برابر ہیں:

- **فعیل بمعنی مفعول** الامرأة جريح
- **فعول بمعنی فاعل** الامرأة صبور
- **مفعال صیغہ مبالغہ** الامرأة مِنطاقٌ
- **مفعیل صیغہ مبالغہ** الامرأة مسكين

معارف الکافیہ، بحث تعریف الکلمہ: ۱/۲۱

جامع الدروس: ج ۱، ص: ۷۸

مبتداء خبر کے درمیان موافقت

خبر کا تذکیر و تانیث اور افراد، تثنیہ اور جمع میں مبتداء کے موافق ہونا ضروری ہے لیکن اسکے لیئے ثلاث شرائط ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی ایک شرط بھی نہ ہو تو موافقت ضروری نہیں ہے۔

۱۔ مبتداء اور خبر دونوں اسم ظاہر ہوں، احترازی مثال

هي اسم

۲۔ خبر مشتق کا صیغہ ہو، احترازی مثال

الكلمة لفظ

۳۔ خبر کا فاعل ضمیر ہو، احترازی مثال

زينبُ قائم ابوها

۱۳۔ مرفوعات۔ منصوبات۔ مجرورات میں سے کیا ہے؟

۱۴۔ یہ کلمہ عامل ہے یا معمول؟

۱۵۔ اگر یہ کلمہ حرف ہے تو حروف عاملہ و غیر عاملہ میں سے کیا ہے؟

۱۶۔ اگر عاملہ میں سے ہے تو عمل کیا کر رہا ہے؟ کونسی قسم سے تعلق ہے؟

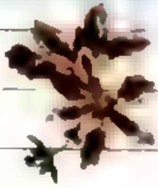
۱۷۔ اگر غیر عاملہ سے ہے تو حروف معانی کی کونسی قسم سے ہے؟



العلوم الدینیہ اکیڈمی

عربی گرائمر سیکھنے کے لئے العلوم الدینیہ اکیڈمی کو فالو کریں



صرفی اجراء کا طریقہ

صرفی اجراء کرنے کے لئے مندرجہ ذیل باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے:

۱۔ صیغہ واحد ہے یا تثنیہ یا جمع؟ مذکر ہے یا مؤنث؟

۲۔ سہ اقسام میں کیا ہے: اسم۔ فعل۔ حرف؟

۳۔ اگر اسم ہے تو اسماء کی کونسی قسم سے ہے؟

۴۔ اگر فعل ہے تو کونسا فعل ہے: ماضی یا مضارع۔ معروف یا مجہول؟

۵۔ یہ فعل کس حالت میں ہے: مرفوع، منصوب، مجزوم؟

۶۔ شش اقسام میں کیا ہے: ثلاثی۔ رباعی۔ خماسی؟

۷۔ یہ صیغہ ہفت اقسام میں کیا ہے؟
صحیح۔ مہموز۔ مضاعف۔ مثال۔ اجوف۔ ناقص۔ لفیف

۸۔ اس صیغہ کا باب کونسا ہے؟

۹۔ اس صیغہ میں تعلیل۔ تخفیف۔ ادغام ہوا ہے یا نہیں؟

۱۰۔ اگر ہوا ہے تو پورا صیغہ مع قاعدے کے بیان کریں۔

۴۔ جب صیغہ صفت سے پہلے اسم ظاہر ہو تو صیغہ صفت میں ضمیر ہمیشہ غائب کی مستتر ہوتی ہے جیسے،

زیدٌ صائمٌ

یہاں صائم میں ھو ضمیر مستتر اسکا فاعل ہے۔

الرجالُ صائمون

صائمون کے اندر ھُم ضمیر فاعل ہے۔

۵۔ جب صیغہ صفت سے پہلے ضمیر منفصل ہو تو صیغہ صفت میں وہی ضمیر مستتر مانی جائیگی جو اس سے پہلے واقع ہے۔

انا صائمٌ	اَنا ضمیر مستتر
أنت صائم	انت ضمیر مستتر
هو صائم	ھو ضمیر مستتر



اسم ممدود

اسم ممدود اس اسم کو کہتے ہیں جو معرب ہو اور اسکے آخر میں ہمزہ ہو اور ہمزہ سے پہلے الف زائدہ ہو جیسے،

اِنشاءٌ۔ سماءٌ۔ بناءٌ۔ حمراء

اسم چاہے مفرد ہو جیسے دعاء چاہے جمع ہو جیسے علماء

اسم ممدود کے ہمزہ کی اقسام

اسم ممدود کا ہمزہ تین طرح کا ہوتا ہے:

۱. وہ ہمزہ جو کلمہ کے حروف اصلیہ میں سے ہو جیسے،

انشاء حروف اصلیہ ن۔ش۔ء

انباء حروف اصلیہ ن۔ب۔ء

۲. وہ ہمزہ جو واؤ یا یاء سے تبدیل شدہ ہو جیسے،

دعاء حروف اصلیہ د۔ع۔و

بناء حروف اصلیہ ب۔ن۔ی

یہاں واؤ اور یاء، لام کلمہ میں الف زائدہ کے بعد واقع ہونے تو ہمزہ سے تبدیل کر دیا۔

الف مقصورہ اقسام

الف مقصورہ کی دو قسمیں ہیں :

1 وہ الف مقصورہ جو واؤ یا یاء سے تبدیل شدہ ہو جیسے **عصًا، فتیً**
یہ اصل میں **عَصَوٌ۔ فَتَیٌ** کے برابر ہیں۔ واؤ اور یاء متحرک
کے ماقبل مفتوح کو الف سے بدلا تو **عَصَانْ۔ فَتَانْ** ہوئے۔ پھر
الف اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف ہوا تو **عصًا۔ فتیً** رہ گئے۔

2 وہ الف جو تانیث کے لئے زائدہ ہو اور اسکی علامت یہ ہے کہ
یہ تین یا تین سے زائد حروف اصلیہ کے بعد واقع ہو جیسے،

سلمٰی۔ سُکارٰی ان دونوں میں پایا جانے والا الف مقصورہ

سلمی میں تین حروف اصلیہ ہیں س۔ل۔م ان کے بعد الف مقصورہ
واقع ہے لہٰذا یہ تانیث کے لئے زائد ہے۔

سکارٰی میں حروف اصلیہ س۔ک۔ر ہیں اور ان کے بعد الف
مقصورہ ہے یہ بھی تانیث کے لئے زائد ہے۔

نوٹ : غیر منصرف کا سبب صرف وہ الف مقصورہ واقع ہوتا ہے جو
تانیث کے لئے زائد ہو۔

اسم مقصور

الاسم المقصور هو اسم معرب ينتهي بالف ثابتة

اسم مقصور وہ اسم معرب ہے جو ثابت و
برقرار رہنے والے الف پر ختم ہو

الاسم المقصور هو اسم معرب مختوم بالف لازمة

وہ اسم معرب جو لازم و چمٹے رہنے والے الف
پر اختتام پذیر ہو

دونوں تعریفوں میں صرف لازمہ اور ثابتہ کا فرق ہے۔

الف لازم و ثابت سے مراد یہ ہے کہ وہ الف کلمے کے آخر میں لفظاً
یا تقدیراً برقرار رہے الف کسی دوسرے حرف سے تبدیل نہ ہو لہٰذا،

اکرمتُ اباَ زید میں أبا پر اسم مقصور کی تعریف صادق نہیں آئیگی
کیونکہ یہ الف حالت رفعی میں واؤ سے اور حالت جری میں یاء سے بدل
جاتا ہے
پھر سب سے **پہلی قید** جو تعریف میں مذکور ہے وہ **اسم** ہے لہٰذا
دَعَا، رمیٰ جیسے افعال اور علیٰ، إلیٰ جیسے حروف پر بوجہ
ان کے فعل و حرف ہونے کے مذکورہ تعریف صادق نہیں آئیگی۔
دوسری قید تعریفِ مذکورہ میں **معرب** ہونا ہے لہٰذا اسم مقصور
کی تعریف هذا أناَ جیسے اسماء مبنیہ پر بھی صادق
نہیں آتی بوجہ معرب نہ ہونے کے۔ **تیسری قید** تعریف میں **الف** کی ہے
لہٰذا مفردِ منصرف صحیح، قائم مقام صحیح اور اسم منقوص پر بھی تعریف
صادق نہیں آئیگی بوجہ ان کے آخر میں الف کے نہ ہونے کے۔
پھر الف مقید ہے ثابت و لازم کی قید کے ساتھ

۳. وہ ہمزہ جو تانیث کے لئے زائد ہو۔ اسکی علامت یہ ہے کہ یہ تین یا تین سے زائد حروف اصلیہ کے بعد واقع ہوتا ہے۔ جیسے،
حَسْنَاءُ ۔ عُلَمَاءُ

پہلی مثال میں ہمزہ تانیث کے لئے ہے اور زائد ہے کیونکہ یہ تین حروف اصلیہ کے بعد واقع ہے.
یونہی دوسری مثال بھی۔

نوٹ: غیر منصرف کا سبب صرف تیسری قسم کا ہمزہ بنتا ہے.




حافظ محمد عباس قادری

رابطہ نمبر 03154596865